امام احمدؒ کا یہ قول ایک بار پھر سچا ثابت ہوا کہ اہل حق کا امتیاز ان کے جنازوں سے نمایاں ہوگا۔ جمعرات کا دن میانوالی اور پنجاب کی تاریخ کا یادگار دن تھا جب لاکھوں انسانوں کے اجتماع نے آپؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور یہ گواہی دی کہ آپ نے دین کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔

ے مقدور ہوں تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم تونے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے

حضرت مولانا قاضی عبدالحلیمؒ حقانی کی المناک رحلت

قلم اور دل نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ایسے ایسے افراد کی جدائی کا ماتم بھی کرنا پڑے گا جن کی جدائی کا تصور بھی کبھی نہیں کیا تھا۔ آج ایک ایسی باکمال اور ہردلعزیز شخصیت پر چند آنسو اور چند حروف لکھ رہا ہوں جو میرے انتہائی مخلص اور محبِ صادق تھے۔ اس شخصیت کا تعلق صوبہ پختونخوا کے باکمال اور نامور علمی و روحانی گھرانے سے تھا۔ حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم حقانی یادگارِ اسلاف حضرت مولانا قاضی عبدالکریم مدظلہ (قدیم ترین فاضل دیوبند) کے بڑے صاحبزادے اور انکے علمی وارث اور جانشین تھے۔ حضرت مولانا مرحوم دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل تھے۔ اور پھر بعد میں اپنی قابلیت کی بناء پر دارالعلوم حقانیہ میں آپ کا بطور مدرس اور معاون مفتی تقرر ہوا۔ آپ ایک جید عالم دین، قابل مفتی، بہترین شاعر اور ادیب تھے۔ ان سب صفات کے باوصف آپ کی انسان دوستی مثالی تھی۔ یہاں جتنا عرصہ دارالعلوم میں مقیم رہے، تمام وقت درس و تدریس اور اساتذہ و مشائخ سے گہری وابستگی میں گزارا۔ پھر بعد میں اپنے قدیم اور مثالی درسگاہ نجم المدارس کلاچی میں تشریف لے گئے اور اپنے ادارے کی ترقی میں زندگی بھر مصروف رہے۔ گوکہ آپ اکوڑہ خٹک سے بظاہر جدا ہوگئے تھے لیکن آپ باطنی طور پر یہاں کے ذرے ذرے سے ایسے وابستے تھے کہ اس کی مثال دارالعلوم کے فضلاء میں خال خال ملتی ہے۔ آپ کے خطوط جو شعر و ادب اور عشق و محبت کے بہترین شہ پارے ہیں، ان میں حضرت مرحوم کی شخصیت پوری طرح عیاں ہوتی ہے۔ اگر مرحوم کے تمام خطوط کو یکجا کیا جائے تو یہ شعر و ادب کے دلدادگان کیلئے ایک بہترین تحفہ ہوگا۔ حضرت مرحوم کافی عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ گزشتہ دنوں پشاور کے ایک ہسپتال میں ایک دو دن کے لئے زیر علاج بھی رہے۔ مجھے پیغام پہنچایا کہ دارالعلوم کے تمام مشائخ سے دارالحدیث میں اجتماعی دعا کرائی جائے، پھر جب میں اسی دن ہسپتال جانے لگا تو پیغام آیا کہ ہسپتال سے رخصت ہوگیا ہوں اور دارالعلوم میں قیام کروں گا۔ میں رات گئے تک انتظار کرتا رہا۔ لیکن دوسرے دن معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت راستے میں خراب ہوگئی تھی اور آپ واپس کلاچی تشریف لے گئے اور یوں آپ سے آخری ملاقات نہ